شیخ المشائخ،عظیم البرکت،اعلیٰ حضرت،قطب اوحد

حضرت باواجی نور محمد قدس سرہُ الصمد

تاجدار آستانہ عالیہ چورہ شریف

ولادت باسعادت:

آپ کا اسم گرامی نور محمد (المعروف باواجی چوراہی) ہے۔والد ماجد کا نام خواجہ فیض اللہ تیراہی ہے۔آپ ۱۱۷۹ھ میں تیزئی شریف علاقہ تیراہ شریف میں پیدا ہوئے ۔آپ کی والدہ کا اسم گرامی بی بی صغریٰ تھا جو قاضی عبداللہ (مفتی کوہاٹ) کی صاحبزادی تھیں،انتہائی نیک خصلت اور پارسا تھیں۔

بشارت:

حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی کو استخارہ کے نتیجے میں اشارہ ہوا کہ بی بی صغریٰ کے بطن میں پیدا ہونے والا پہلا فرزند حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کا نائب اور کامل وارث ہوگا۔اس کے ظاہری اور باطنی علوم سے ایک عالم فیض یاب ہوگا۔

تعلیم وتربیت:

آپ مادرزاد کامل ولی تھے اور فطری طور پر علم لدنی سے بہرہ یاب تھے اس کے باوجود ظاہری طور پر زیور تعلیم سے آراستہ ہونے کے لئے آپ نے اپنے والد ماجد حضرت خواجہ فیض اللہ قدس سرہ کے حضور زانوئے تلمند کیے اور تھوڑے ہی عرصہ میں علوم متداولہ درسیہ پر عبور حاصل کرلیا۔اسی دوران آپ نے نسخہ قلمی قرآن کریم مکمل تحریر فرمایا جو نہایت خوش خط اور خوب صورت ہے اور آپ کے ذوق علمی،نفاست طبعی اور عربی رسم الخط پر مہارت کا آئینہ دار ہے اور آج بھی چورہ شریف میں قطب خانہ میں موجود ہے۔

بیعت:

آپ نے اپنے والد گرامی سے ہی نسبت فیض حاصل کی اور باقاعدہ سلوک نقشبندیہ مجددیہ طے کیا اور اپنے والد ماجد سے ہی طریقت کے چہار خانوادوں کے فیوض وبرکات حاصل کیے۔

تیرہویں صدی کے مجدد طریقت:

حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد چوراہی قدس سرہ نے سلسلہ نقشبندیہ کے قدیم طریقہ سلوک میں سلوک مجددیہ کو اس طرح اجمالاً درج کردیا تھا کہ فقط ایک ہی توجہ کاملہ سے دونوں سلوک طے کروادیا کرتے تھے۔آپ تھوڑے وقت میں زیادہ کام کرنے کے لئے روحانی لشکروں کو اس طرح تیار فرمایا کرتے تھے کہ سالکین خفیہ راہوں سے چشم زدن میں منزل مقصود تک جا پہنچے۔آپ کا طریقہ سلوک حضرت عارف جامی رحمتہ

اللہ کے اس فرمان کا آئینہ دار ہے۔

نقشبنداں عجب قافلہ سالار انند
کہ بحرم می روند پنہاں قافلہ را

حضرت خطیب الاسلام صاحبزادہ سید فیض الحسن رحمتہ اللہ علیہ (آلومہار شریف) فرمایا کرتے تھے کہ حضرت قبلہ عالم سلوک نقشبندیہ اورسلوک مجددیہ کے باہمی حسین امتزاج کی نسبت جاذبہ قویہ کے موجد اور تیرھویں صدی ہجری کے مجدد برحق تھے۔

حضرت مولانا صادق چشتی جہلمی فرماتے ہیں کہ میں اپنے مرشد حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ بڑے انتظار کے بعد خلوت کی چند گھڑیاں میسر آئیں تو میں نے حضرت سے بڑی رازداری سے سوال کیا:

حضور اس دور میں علم مجددیت کس کے پاس ہے؟؟

''تو آپ نے بے ساختہ فرمایا کہ حضرت پیر پٹھان سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے بعد مجددیت کا علم چورہ شریف کو منتقل ہوا تھا، ابھی تک انہی بزرگوں کے پاس ہے۔ واپس نہیں آیا خدا جانے کب تک ان کے پاس رہتا ہے''

معمولات:

آپ کا یہ معمول تھا کہ آخر تہائی شب نیند سے بیدار ہوتے ۱۲ رکعت نماز تہجد ادا فرماتے۔ ایک تسبیح استغفار پڑھ کر مراقب ہو جاتے۔ پھر ذکر نفی اثبات فرماتے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ بوقت فجر ادائیگی سنت کے بعد متابعت نبوی میں دائیں پہلو پر کچھ دیر لیٹ جاتے تھے پھر باجماعت نماز فجر ادا فرماتے۔ نماد فجر کے بعد تا ادائے نماز اشراق کسی سے کلام نہ فرماتے۔

اس دوران سورہ فاتحہ، سورہ البقرہ کا پہلا رکوع، آیت الکرسی، سورہ یٰسین، سورہ الکافرون، سورہ اخلاص اور معوذتین اور ایک تسبیح درود شریف پڑھا کرتے تھے...... نماز اشراق چار رکعت پڑھا کرتے تھے بعد از فراغت طالبان طریقت پر توجہ فرمایا کرتے تھے اور مشاقان بیعت کو داخل طریقہ فرماتے...... بعد ازاں کھانا تقسیم ہوتا اور خود بھی فقرا کے ساتھ کھانا تناول فرماتے..... پھر آرام فرماتے بعد از زوال وضو فرما کر نفی اثبات کا ذکر فرماتے..... چار رکعت سنت ظہر اور عصر سے پہلے لازماً ادا فرماتے...... نماز ظہر کے بعد طالبان طریقت پر توجہ فرماتے۔ نماز ظہر کے بعد ایک مرتبہ سورہ نوح ضرور پڑھتے۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد یارانِ طریقت کے ہمراہ مراقبہ فرماتے..... نماز مغرب کی امامت خود فرماتے پہلی رکعت میں سورۃ الھکم التکاثر اور دوسری رکعت میں والعصر کی تلاوت فرماتے...... بعد ازاں چھ رکعت نماز اوابین ادا فرماتے تمام احباب کو اس نماز کی انتہائی تاکید فرماتے..... پھر فقراء اور یاران طریقت کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے..... پھر سورہ الواقعہ کی تلاوت فرماتے.... نماز عشاء کے بعد سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف، سورہ حشر مذکورہ تینوں سورہ قرآنیہ کی آخری آیات ایک مرتبہ تلاوت فرما کر استراحت فرماتے۔

تصرف وکمال

آداب شیخ:

ایک دفعہ علماء تیراہ نے ایک شرعی مسئلے پر آپ کو منصب بنایا اور فیصلہ کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دنوں درویشوں کو علم تفسیر وحدیث اور فقہ سکھانے کے لئے آپ کی خدمت میں مُلا شرافت حاضر باش رہتے تھے وہ از خود مسئلہ کے متعلق اپنی تحقیق پیش کرنے لگے جب مُلا شرافت نے بلا اجازت تقریر شروع کی تو آپ کو ناگواری محسوس ہوئی۔ آپ نے انتہائی تحمل سے فرمایا:

مُلا شرافت تمہیں سمجھ نہیں آتی۔ چپ ہو جاؤ!

خدا کی قدرت اسی وقت مُلا شرافت علم سے بے بہرہ ہو گئے اور زبان بند ہو گئی جو طالب علم ان سے تعلیم حاصل کرتے تھے وہ یہ معاملہ دیکھ کر ششدر رہ گئے۔ اُنہوں نے چند دن انتظار کیا پھر وہ بھی رخصت ہو گئے۔ مُلا اشرف کے اسی حالت میں آٹھ سال گزر گئے۔

اتفاقاً ایک روز حضرت باوا جی قدس سرہ اپنی مسجد مبارک میں نماز اشراق ادا کر کے دعا فرما رہے تھے دیکھا کہ مُلا شرافت دیوار صحن مسجد پر سر تسلیم خم کر کے زار وقطار رو رہے تھے: آپ کو ان کی حالت وگریہ زاری پر رحم آیا اور پر فرمایا!

مُلا شرافت کیا حال ہے؟ آپ کا یہ کہنا تھا کہ فضل الٰہی ان کی طرف متوجہ ہوا اور مُلا شرافت کی زبان کی گرہ کھل گئی آپ کے قدموں میں گر گئے اور قدم بوسی کی اور روتے جاتے..... حضرت خواجہ نے آپ کو اپنے گلے سے لگایا، دعا فرمائی اور حالت دریافت فرمائی:

مُلا اشرف نے فرمایا: حضرت ایک حرف بھی یاد نہیں رہا یہاں تک کہ نماز پڑھنی بھی دشوار ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے علم نافع دوبارہ عطا فرمائے۔ حضرت باوا جی قدس سرہ نے فرمایا جاؤ مسجد میں طلباء کو پڑھانا شروع کرو اللہ تعالیٰ علم رسوخ عطا فرمائے گا۔ آپ کی برکت سے مُلا اشرف بیس سال سے زیادہ عرصہ تیزئی شریف (تیراہ) میں علوم عربیہ کی تعلیم دیتے رہے۔

ارشادات قدسیہ

☆..... ایک دن ایک درویش نے عرض کیا کہ حضور یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ دوسرے لوگ صد ہا ریاضات ومجاہدات کر کے بھی اس قدر جوش عشق ومحبت وجذب وفیض حاصل نہیں کر سکتے جس قدر آپ کے غلام وخدام چند روز میں حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ:

دوست یا اولاد اس شخص کی تنگ دست ومحتاج ہوتی ہے جن کا باپ یا رفیق تنگ دست ومفلس ہو اور جن کا باپ کا رفیق مالدار ہو اُن کو زیادہ تر خلوص ومحبت کی ضرورت ہے۔ محنت کی چنداں حاجت نہیں۔

☆...جس طرح طلب حلال مومنوں پر فرض ہے اسی طرح ترک حلال عارفوں پر فرض ہے کیونکہ درویشوں کی فاقہ کی رات معراج کی رات ہے۔

☆...جو مخدوم بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پیر کی خدمت کرے کیونکہ جس نے خدمت کی وہ مخدوم بن گیا اور جس نے اپنے آپ کو دیکھا وہ محروم رہ گیا۔

☆.....رضائے پیرومرشد سبب قبولیت خلق وخالق ہے، آزردگی پیر سبب نفرت خلق وخالق ہے۔

☆.....پیر کی رضا سے وہ سب کچھ حاصل ہوتا ہے جو کسی مجاہدہ وریاضت سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔

☆.....فقر دل کی مراد سے خالی ہونے کو کہتے ہیں نہ کہ ہاتھ سے خالی ہونے کو۔

☆.....لوگوں کے عیب کو نیکی کی طرف تاویل کرو اور اپنی اچھی باتوں کو برائی کی طرف تاویل کرو۔

☆.....میں تو ہر ایک کو نیک ہی جانتا ہوں جیسا کہ شیخ سعدی شیرازی نے فرمایا:

مرا پیر دانائے مرشد شہاب

دو انداز فرمود بر روئے آب

میرے دانا پیرومرشد حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ نے مجھے دریا کے کنارے دو نصیحتیں کیں:

پہلی یہ کہ تو خود بین اور خود پسند نہ بن۔ دوسری یہ کہ تو غیر کو بری نظر سے نہ دیکھ۔

☆.....جو شخص اللہ سے دنیا طلب کرتا ہے اللہ اسے آخرت سے محروم رکھتا ہے۔

☆.....ترک دنیا دل سے ہوتی ہے نہ کہ اسباب سے۔

☆.....سب سے بڑا کام یہ ہے کہ طالب شریعت پر استقامت رکھے۔

☆.....ذکر اسم ذات سے جذبہ اور نفی اثبات سے سلوک پیدا ہوتا ہے۔

☆.....جس قدر سالک میں شکست وعاجزی زیادہ ہوگی اسی قدر اس پر فیض زیادہ وارد ہوگا۔

☆.....سالک کو چاہئے کہ نظر نیچی رکھ کر چلا کرے۔

کیونکہ کتوں کی عادت ہوتی ہے ہر طرف دیکھتے ہیں جب کہ شیر سر جھکا کر راستہ میں چلتا ہے۔

☆.....زیادہ بولنا اور سونا غفلت سے ہے۔

☆.....سلوک حاصل کرنے کی تین شرطیں ہیں: استعداد کامل.........پیر کامل.......فیض الٰہی....

☆.....ایک مراد ہوتے ہیں اور ایک مرید.......مراد وہ ہے جس کو اللہ اپنی طرف کھینچے اور مرید وہ ہے جو خود محنت وریاضت کر کے مقام حاصل کرے۔

☆.....ترقی کا دارومدار دو چیزوں پر ہے.....اول محبت پیر......دوم اتباع شریعت....

☆.....رستگاری عبادت میں نہیں گناہوں سے بچنے میں ہے۔

☆.....فقر بہت بڑی دولت ہے یہ دولت جس قدر ہو سکے پوشیدہ رکھنی چاہئے۔

☆.....خواہ دوست ہو یا دشمن سب سے اخلاق سے پیش آنا چاہئے۔

باقیات صالحات:

آپ کے چاروں صاحبزادے خواجہ احمد گل، خواجہ فقیر محمد، خواجہ دین محمد اور خواجہ شاہ محمد باکمال تھے یہ چہار افراد آپ کی رحلت کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے۔ آپ کو وصال کے وقت آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت خواجہ فقیر محمد رحمتہ اللہ موجود تھے اور سر مبارک آپ کا ان کے زانو پر تھا اور انہوں نے بدست خود تجہیز و تکفین کی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ کو لحد میں اتارا اور آپ کا جو کچھ باطنی فیض اور خزانہ مخفی تھا وہ اسی وقت ان کو عطا کیا گیا۔

خلفاء:

چند خلفاء کے نام درج ذیل ہیں:

☆.....حضرت ہادی نامدار شاہ رحمتہ اللہ علیہ (نتھیال شریف)

☆.....خلیفہ میاں احمد فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ (سکنہ چورہ شریف)

☆.....مولوی فضل دین رحمتہ اللہ علیہ (موضع خونی چک متصل گجرات)

☆.....خلیفہ خان عالم رحمتہ اللہ علیہ (باؤلی شریف گجرات)

☆.....خلیفہ احمد شاہ افغانی رحمتہ اللہ علیہ

☆...حافظ خواجہ الدین رحمتہ اللہ علیہ (راجووالہ)

☆.....سید چنن شاہ رحمتہ اللہ علیہ (آلومہار شریف)

☆.....سید مرتضیٰ شاہ رحمتہ اللہ علیہ (مکان شریف گورداسپور)

وصال:

آپ نے اپنے وصال کے ڈیڑھ سال پہلے بمقام چورہ شریف نقل مکانی فرمائی اور یہیں ۱۲ شوال ۱۲۸۶ کو رحلت فرمائی۔